بائبل..... اور عیسائیت!

تحریر: مسعود بن نقیب۔ فیصل آباد

عیسائیت کے تعارف کے سلسلہ میں ہم اپنی چند گزارشات پیش کر چکے ہیں۔ مزید معروضات پیش خدمت ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ انجیل مقدس ایک الہامی کتاب تھی لیکن ہماری ناقص رائے یہ ہے کہ اب یہ وہ بائبل نہیں رہی کہ جو کبھی آلائشوں اور تحریفات سے پاک تھی..... بائبل کا یوں تبدیل ہو جانا ایک طرف عیسائیت کے غیر ذمہ دارانہ رویئے کی نشاندھی کرتا ہے اور دوسری طرف اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ رب العزت کا منشا بھی ضابطہ انجیل کی بجائے ضابطہ قرآن کو دوام بخشنا تھا۔ بہر حال اس نشست میں ہم ان چند عیسائی مصنفین اور شارحین کی آراء پیش کریں گے کہ جو ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم صرف ان مصنفین کے اقتباسات پر ہی اکتفا کر رہے ہیں انشاء اللہ العزیز بعد ازاں بائبل کی اپنی "آیات" سے ثابت کریں گے کہ یہ کتاب مقدس اب خدا کا کلام نہیں رہی۔ بلکہ یہ بہت سے اذہان کی کاوش و کوشش کا نتیجہ ہے..... آیئے اب ذرا عیسائی علماء کی تحریرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

سب سے پہلے تو ہمارے سامنے "دی بائبل" (*THE BIBLE*) کا وہ نسخہ ہے جسے کیتھولک چرچ نے مستند قرار دیا ہے اور اسے *Revised Standard Version* کہا ہے۔ یہ نسخہ نیو یارک، گلاسگو اور ٹورنٹو سے بیک وقت شائع کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ بائبل کا پہلا مستند اور نظرثانی شدہ نسخہ ۱۶۱۱ء میں شائع کیا گیا تھا جسے کنگ جیمز کا نسخہ کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ نظرثانی کرنے کے بعد ۱۹۰۱ء میں اسے پھر شائع کیا گیا جسے امریکی نظرثانی شدہ نسخہ کہتے ہیں اور یہ موجودہ نسخہ اس امریکی نسخے کا پھر سے اعادہ ہے۔

(*Preface of THE BIBLE. P.I. Lines 1–3*)

ہماری نظریں اس نسخہ کے دیباچہ پر ہیں..... یہ بھی یاد رہے کہ یہ دیباچہ (*Preface*) صرف انگریزی بائبل میں ہے اردو میں ملنے والی بائبل کا دامن اس سے تہی ہے۔ بہر

صورت اس کے چھٹے پیرے میں تحریر ہے کہ:

"کنگ جیمز انگریزی نثر کا اعلیٰ ترین شاہکار ہے۔ ۱۸۸۱ء میں اس کا اعادہ کرنے والوں نے اس کی سادگی و سلاسیت، عظمت، زور بیاں، اظہار کے نپے تلے انداز، اس کے زیر و بم کی موسیقیت اور شاعرانہ موزونیت کی خوب تعریف و توصیف کی ہے۔"

بائبل کی زبان کے متعلق اس پیرے کا ایک ایک لفظ درست ہے کیونکہ بلاشبہ یہ انگریزی نثر کا بہترین نمونہ ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بائبل کا اردو ترجمہ اس قدر خشک، بے جان اور بے روح ہے کہ حلق سے نہیں اترتا حالانکہ اردو کی موسیقیت سے بھی کسی کو انکار نہیں۔

بہر حال اگلے ہی پیرے میں یہ تمام تر دعوے چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ ہمیں بھی حیرت ہے کہ آخر اتنا بڑا اعتراف ان دوستوں نے کیسے کر لیا.... اور شاید یہی وہ بات ہے کہ جسے اردو میں ڈھالنا ان کے بس کی بات نہیں تھی ورنہ مترجم بائبل لازمی دیباچہ سے مزین ہوتی.... خیر ہمیں درختوں سے کیا کہ ساری لذت تو آم میں ہے.... لیجئے آپ بھی چکھئے.... لکھتے ہیں:

Yet King James has grave defects.

"تاہم کنگ جیمز کے نسخہ میں بڑے بڑے نقائص ہیں۔"

مزید یہ کہ:

"انیسویں صدی کے وسط تک مطالعہ بائبل کی ترقی اور بہت سے قدیم مخطوطات کی دریافت سے واضح ہوا کہ یہ نقائص اتنے زیادہ اور سنگین ہیں کہ جو انگریزی ٹرانسلیشن کی مزید نظرثانی کی دعوت دیتے ہیں .... یہ مخطوطات ان مخطوطات سے بھی پرانے تھے کہ جن کی بنیاد پر کنگ جیمز کا نسخہ لکھا گیا تھا۔"

(دیباچہ۔ پیرا نمبر ۷، سطر نمبر ۱۔۴)

بائبل کی "ناپختگی" کے متعلق یہ تو وہ اعتراف ہے جو بائبل شائع کرنے والوں نے خود کیا

ہے..... اب آیئے مزید مصنفین کی "آہ و فغاں" سنتے ہیں۔

عیسائیت کا دعویٰ ہے کہ بائبل..... خدا کا کلام ہے۔ جبکہ ایک عیسائی سکالر کینتھ کریگ (Kenneth Cragg) کو اس پر اعتراض ہے..... وہ لکھتے ہیں کہ:

"اس میں کچھ بوجھل پن اور کچھ اضافہ ہے..... یہ انتخاب، نقل اور گواہی کا مجموعہ ہے۔ اناجیل (اربعہ) مصنفین کے کلیسائی ذہن کا نتیجہ ہیں..... وہ اکثر اپنا تجربہ اور تاریخ بیان کر جاتے ہیں۔"

(THE CALL OF THE MINARET. P. 277)

ایک خاتون شارح مسز ایلین جی وائیٹ رقمطراز ہیں کہ:

"یہ بائبل جو آج ہم پڑھتے ہیں ان بہت سے نقل نویسوں (Copyists) کا کارنامہ ہے جنہوں نے شاندار طریقے سے بالالتزام صحت سرانجام دیا...... البتہ یہ لوگ بھی غلطی سے مبرا نہیں تھے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے بائبل کی حفاظت فرمائی ہے تاہم جب بائبل کے نسخے زیادہ نہیں تھے تو اس وقت بہت سے صاحب علم لوگوں نے آسانی کی خاطر اس کے کچھ الفاظ بدل دیئے تھے۔"

(THE BIBLE COMMENTARY. V-I. P.14)

جارج برنارڈ شاہ ...... ایک ذہین برطانوی ڈرامہ نگار تھا..... اس کی تحریرات انگریزی ادب میں ایک منفرد اضافہ ہیں..... بائبل کے متعلق وہ لکھتا ہے کہ:

"بائبل اس زمین پر سب سے خطرناک کتاب ہے۔ اسے تالہ بند الماریوں میں رکھنا چاہیے اسے بچوں کی پہنچ سے دور رکھنا چاہیے۔" (منقول از احمد دیدات کی کتاب۔ (Is the Bible God's word? p.49

اس مندرجہ بالا بیان کی صداقت کے ہم بائبل سے صرف ایک حوالہ نقل کئے دیتے ہیں..... حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق تحریر ہے کہ:

"اور لوط صنغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے تب پہلوٹھی نے

چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں کہ جو دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔" معاذ اللہ من ذلک (پیدائش باب ۱۹ فقرات نمبر ۳۰۔۳۷)

یقیناً ہم نے یہ "آیات" دل پر پتھر رکھ کر لکھی ہیں پھر بھی ہم تمام فقرے نہیں لکھ سکے۔ قارئین خود بائبل کا صفحہ نکال کر دیکھ سکتے ہیں کہ جس میں وضاحت سے پوری "کاروائی" درج ہے۔ بیشک جارج برنارڈ شا (*George Bernard Shaw*) کی بات درست ہے کہ اسے بچوں کی پہنچ سے دور رکھا جائے۔

ایک اور عیسائی محقق میری ایلن چیز کی رائے ہے کہ:

"ہمیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ عہد نامہ جدید آج جس شکل میں ہمارے سامنے ہے یہ وہی شکل ہے جس میں انجیل پہلے ترتیب دی گئی تھی۔"

(*The Bible and its common reader. P. 280*)

مسٹر ایف جی برٹن لکھتے ہیں کہ:

"بائبل کی اصل کتب کی عدم موجودگی اور متن کی تاریخ کے متعلق بے یقینی ہمیں ایک ایسے مطالعے کی دعوت دیتی ہے جسے "تنقید" کہتے ہیں"

(*The history of the Bible. P. 1-2*)

مورسس بوکائیے ایک فرانسیسی محقق ہیں۔ انہوں نے "بائبل قرآن اینڈ سائنس" ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے جو اب اردو میں بھی دستیاب ہے۔ وہ "انجیل متی" کے مصنف متی (*Mathew*) کے متعلق صفحہ ۷۰ پر لکھتے ہیں:

"متی کس قسم کا انسان تھا؟ اس کے لئے سیدھی سی بات یہی ہے کہ اسے مسیح علیہ السلام کا شاگرد بھی نہیں سمجھا جاتا۔"

باقی صفحہ ۲۳ پر